

از عدالتِ عظمیٰ

بند ہوا ملتی مورچہ وغیرہ۔

بنام

یونین آف انڈیا و دیگران

تاریخ فیصلہ: 21 فروری، 1997

[کے راماسوامی اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 24، 32، 39 (e) اور (f) اور 45-بچہ مزدوری-پر پابندی-ریاست یوپی میں قالین کی صنعت-14 سال سے کم عمر کے بچوں کو شامل کرنا-بند ہوا ملتی مورچہ نے عوامی مفاد کی درخواست کے تحت رٹ پٹیشن دائر کی، جس میں 14 سال سے کم عمر بچوں کی مزدوری پر مکمل پابندی عائد کرنے کی استدعا کی گئی، اور یہ بھی گزارش کی گئی کہ فریقین مخالف کو ہدایت دی جائے کہ ان بچوں کو تعلیم، صحت، صفائی اور متوازن غذا جیسی بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں-شہریوں کی طرح بچے بھی تعلیم، صحت، زندگی کے با معنی حق سمیت تمام بنیادی حقوق کے مساوی طور پر حقدار ہیں-ان بچوں کے لیے لازمی تعلیم جمہوریت کے استحکام، سماجی یکجہتی اور سماجی تناؤ کے خاتمے کے لیے ریاست کے بنیادی ذرائع اور بنیادی فرض میں سے ایک ہے-ریاست پر یہ لازمی ہو گا کہ وہ آرٹیکل 39 (e) اور (f) کے تحت دی گئی سہولیات اور مواقع فراہم کرے اور غربت اور بدکاری کی وجہ سے ان کے بچپن کے استحصال کو روکے-غربت کی وجہ سے ان کے بچپن کا استحصال جمہوریت اور سماجی استحکام، اتحاد اور قوم کی سالمیت کے لیے نقصان دہ ہے-تاہم، ملازمت کی مکمل جلا وطنی بچوں کو مجبور کر سکتی ہے اور انہیں بے سہارا اور دیگر شرارتی ماحول میں ڈال سکتی ہے جس سے وہ بھٹکتے ہوئے، سخت مجرم اور سماجی خطرات وغیرہ کا شکار ہو سکتے ہیں-لہذا، جہاں بچوں کے استحصال پر بتدریج پابندی لگائی جانی چاہیے، وہیں ساتھ ساتھ دیگر متبادل تیار کیے جانے چاہئیں جن میں تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، غذائی خوراک، پناہ گاہ اور خود اعتمادی اور شخص کے وقار کے ساتھ روزی روٹی کے دیگر ذرائع فراہم کرنا شامل ہیں-بچہ مزدوری پر فوری پابندی غیر حقیقی اور نتیجہ خیز دونوں ہوگی-اس کا آغاز انتہائی

خطرناک اور ناقابل برداشت سرگرمیوں جیسے غلامی، جبری مشقت، اسمگلنگ، جسم فروشی، فحاشی اور محنت کی خطرناک شکلوں وغیرہ سے ہونا چاہیے۔ ایم سی مہتا کے معاملے میں اس سلسلے میں دی گئی ہدایات قابل عمل اور ناگزیر ہیں۔ ان پر تیزی سے عمل درآمد کی ضرورت ہے۔ حکومت نے متعلقہ ریاستی حکومتوں کے متعلقہ وزراء کی ایک اجلاس بلانے کی ہدایت کی تاکہ تمام ملازمتوں میں 14 سال سے کم عمر کے بچوں کے روزگار کے ترقی پسند خاتمے کے لیے پالیسیاں تیار کی جاسکیں جیسا کہ ایم سی مہتا کے معاملے میں ذکر کیا گیا ہے۔ ایم سی مہتا کیس کے مطابق لازمی تعلیم کی فراہمی، وقفے وقفے سے طبی معائنے، غذائیت سے بھرپور خوراک کی دستیابی، اصولوں کے نفاذ کی ذمہ داری تفویض کرنے، اور اس عدالت کی رجسٹری کو وقفے وقفے سے رپورٹس جمع کرانے کے لیے اقدامات مرتب کرنے کی ہدایت دی گئی: عوامی مفاد کی درخواست۔ انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ: آرٹیکل 26، 28 اور 31(1)۔

ایم سی مہتا بنام ریاست تامل ناڈو دیگران، [1996] 6 ایس سی سی 756، نے اس بات کا اعادہ کیا۔

جے پی اننی کرشنن بنام ریاست آندھرا پردیش، [1993] 1 ایس سی سی 642 اور مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر ایجوکیشن بنام کے ایس گاندھی، [1991] 2 ایس سی سی 716، پر انحصار کیا۔

دیوانی بنیادی دائرہ اختیار حکم: رٹ پٹیشن (C) نمبر 12125، سال 1984 وغیرہ۔
(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت۔)

کے ساتھ

رٹ پٹیشن (C) نمبر 11643، سال 1985۔

درخواست گزاروں کے لیے یو ایس پرساد، ای ایم ایس نجمین، مس کے ہنگو رانی:
راکیش دویدی، ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل، آر بی مشن اور ٹی این سنگھ ریاست یوپی کے لیے۔

جواب دہندگان کے لیے آر پی شریواستو، ایل کے گپتا اور سی وی ایس راؤ۔

ریاست بہار کے لیے بی بی سنگھ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت یہ رٹ تاکیدی مفاد عامہ کی عرضی کے ذریعے دائر کی گئی ہے جس میں حکومت کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ریاست اتر پردیش میں قالین صنعت میں بچوں کے روزگار کو روکنے کے لیے اقدامات کرے؛ ان کے روزگار کے حالات کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی مقرر کرے؛ اور ایسی فلاحی ہدایات جاری کرے جو 14 سال سے کم عمر کے بچوں کے روزگار پر مکمل پابندی کے لیے مناسب ہوں اور جواب دہندگان کو ہدایت دی جائے کہ وہ انہیں تعلیم، صحت، صفائی، ستھرائی، غذائیت سے بھرپور خوراک وغیرہ جیسی سہولیات فراہم کریں۔

درخواست گزار گروپ کی بنیادی دلیل ہے کہ کسی بھی صنعت یا خطرناک صنعت میں بچوں کی ملازمت، آئین کے آرٹیکل 24 کی خلاف ورزی ہے اور آئین کے آرٹیکل 39 (e) اور 45 میں موجود مینڈیٹ کی توہین ہے۔ رٹ پٹیشن دائر کرنے کے بعد، اس عدالت نے پریم بھائی و دیگر ان کو قالین بنانے والی فیکٹریوں کا دورہ کرنے اور اپنے نتائج پیش کرنے کے لیے مقرر کیا کہ آیا 14 سال سے کم عمر کے بچے قالین کی صنعت وغیرہ میں کام کر رہے ہیں۔ کمشنر نے اپنی ابتدائی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد، یکم اگست 1991 کے منجملہ، اس عدالت نے مرزا پور کے علاقے اور دیگر جگہوں پر جہاں قالین بنے جا رہے ہیں، یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا بچوں کا استحصال کیا جا رہا ہے اور ایک جامع رپورٹ پیش کرنے کے لیے شری جے پی ور جیس، مس گیان سودھا مشرا اور ڈاکٹر کے پی راجو پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی۔ اس کو آگے بڑھاتے ہوئے 18 نومبر 1991 کو ایک جامع رپورٹ پیش کی گئی۔ معاملے کی سماعت ہوئی اور دلائل کا اختتام ہوا۔ فیصلہ 18 اکتوبر 1994 کی کارروائی کے ذریعے محفوظ کر لیا گیا تھا۔ چونکہ فیصلہ نہیں دیا جاسکا، اس لیے معاملے کو ایس ساگیر احمد، جسٹس پر مشتمل بنچ کے سامنے پیش کرنے کی ہدایت کی گئی۔ ہم نے دونوں فریقوں کے وکیل کو سنا ہے۔

درخواست گزار کی جانب سے 14 سال سے کم عمر بچوں کی جانب سے بنیادی دلیل ہے کہ وارانسی، مرزا پور، جون پور اور الہ آباد کے علاقوں میں مختلف قالین بنکروں کے ذریعے بچوں کی ملازمت آرٹیکل 24 کی خلاف ورزی ہے۔ کمیٹی کی رپورٹ استحصال کے اس مسئلے کی وسعت کو ظاہر کرتی ہے جس کا شکار بچے ہوتے ہیں۔ 5 سے 12 سال کے درمیان کے بچوں کو جنوری اور فروری 1984 میں گاؤں چھپھوری (پٹنہ بلاک، بہار کا ضلع پالماؤ) سے تین بچوں میں اغوا کیا گیا تھا اور انہیں قالین بنائی کے مراکز میں مصروف ہونے کی وجہ سے یو۔ پی کے مرزا پور ضلع کے گاؤں بلواری لے

جایا گیا تھا۔ انہیں سارا دن کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ عملی طور پر، ان کے ساتھ غلاموں کی طرح سلوک کیا جاتا ہے اور انہیں جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے جو ان کے شخص پر تشدد کے نشانات کی موجودگی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کمیشن / کمیٹی نے 42 دیہاتوں کا دورہ کیا اور پایا کہ تمام 884 کرگھوں میں 42 فیصد افرادی قوت 14 سال سے کم عمر کے بچوں کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ بچوں کی کل تعداد 369 ہے؛ ان میں سے 95 فیصد 6 سے 11 سال کے درمیان کی کم عمر کے ہیں اور ان میں سے زیادہ تر کا تعلق درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے ہے۔ تعاقب کے باوجود، انہیں رہا نہیں کیا جا سکا اور وہ غلامی میں مبتلا ہیں۔ کمیشن نے کئی دیہاتوں کا دورہ کیا، مختلف جگہوں پر بچوں کے والدین سے ذاتی طور پر رابطہ کیا اور پایا کہ بچوں کو ان کی خواہشات کے خلاف لیا گیا اور انہیں قالین کی صنعتوں میں بانڈ ڈلیبر کے طور پر کام کرنے پر غلط طریقے سے مجبور کیا گیا۔ انہوں نے ان بچوں کی فہرست پیش کی ہے جن سے انہوں نے رابطہ کیا اور قالین کی صنعتوں کی فہرست جہاں بچے مصروف پائے گئے تھے۔ اس لیے سوال یہ ہے: کیا 14 سال سے کم عمر کے بچوں کی ملازمت آرٹیکل 24 کی خلاف ورزی ہے اور کیا ریاست کی طرف سے فلاحی سہولیات اور مواقع فراہم کرنے میں کمی انہیں آرٹیکل 39، 45 (e) اور (f)، 21، 14 وغیرہ میں موجود آئینی مینڈیٹ سے محروم کرتی ہے؟

آج کا بچہ کل کے معاشرے کا ایک ذمہ دار اور پیداواری رکن بن کر ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کے لیے ایسا ماحول یقینی نہ ہو جو اس کی سماجی اور جسمانی صحت کے لیے سازگار ہو۔ ہر قوم، ترقی یافتہ یا ترقی پذیر، اپنے مستقبل کو بچے کی حیثیت سے جوڑتی ہے۔ بچپن صلاحیت رکھتا ہے اور معاشرے کی مستقبل کی ترقی کی حد بھی طے کرتا ہے۔ بچے انسانیت کے لیے سب سے بڑا تحفہ ہیں۔ انسان کی خود پر بہترین گرفت ہے۔ والدین خود ان کے لیے جیتے ہیں۔ وہ ان میں زندگی کی خوشی اور بے گناہی کو مجسم بناتے ہیں جو ان کی روزمرہ کی زندگی کی جدوجہد میں تھکاوٹ اور مشقت کو دور کرتی ہے۔ والدین بچوں کی صحبت میں امن اور خوشی حاصل کرتے ہیں۔ بچے انسان میں ابدی امید کی نشاندہی کرتے ہیں اور ہمیشہ انسانی ترقی کی صلاحیت فراہم کرتے ہیں۔ اگر بچے وسیع تر انسانی پیداوار سے بہتر طور پر لیس ہوں تو سماج ان سے خوش ہو گا۔ بچوں کو نظر انداز کرنے کا مطلب پورے معاشرے کو نقصان پہنچانا ہے۔ اگر بچے سماجی، معاشی، جسمانی اور ذہنی طور پر اپنے بچپن سے محروم رہتے ہیں تو قوم سماجی ترقی، معاشی اختیار کاری اور امن و امان، سماجی استحکام اور اچھے شہریوں کے لیے ممکنہ انسانی وسائل سے محروم ہو جاتی ہے۔ اس لیے آئین کے بانیوں نے آئین کے کردار کی اہمیت اور اس کی بہترین ترقی کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر، جو اپنی دانشمندی میں اپنے وقت سے بہت آگے تھے، نے ہدایت کے اصولوں میں ان حقوق کو پیش کیا جن میں بچوں کو

بطور مستفید شامل کیا گیا۔ ان کی محرومیوں کا جمہوریت کی افادیت اور قانون کے کردار پر مضر اثر پڑتا ہے۔

آئین کے آرٹیکل 39(e) میں حکم سنایا گیا ہے کہ ریاست مزدوروں، مردوں اور عورتوں کی صحت اور طاقت کو محفوظ بنانے کے لیے اپنی حکمت عملی کی رہنمائی کرے گی؛ اور کم عمر بچوں کے ساتھ بدسلوکی نہیں کی جائے گی؛ شہریوں کو معاشی ضرورت کی وجہ سے ان کی عمری طاقت کے بغیر ملازمتوں میں داخل ہونے پر مجبور نہیں کیا جانا چاہیے۔ آرٹیکل 39(f) یہ حکم دیتا ہے کہ ریاست اپنی حکمت عملی کو اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہدایت کرے گی کہ بچوں کو صحت مند طریقے سے اور آزادی اور وقار کے حالات میں ترقی کے مواقع اور سہولیات فراہم کی جائیں اور ان کے بچپن اور جوانی کو استحصال اور اخلاقی اور مادی ترک ہونے سے محفوظ رکھا جائے۔ آرٹیکل 45 یہ حکم دیتا ہے کہ ریاست تمام بچوں کو 14 سال کی عمر مکمل ہونے تک مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس میں فراہم کردہ دس سال کی مدت آج تک اپنی مطابقت کھوجی ہے، 40.5 ملین میں سے 78 ملین سے زائد بچے، ان میں سے 78 فیصد 5 سے 14 سال کی عمر کے درمیان کسی بھی بنیادی اور ابتدائی تعلیم، صحت، غذائیت سے بھرپور خوراک اور تفریح تک رسائی کے بغیر ملازمت کر رہے ہیں۔ آئین کا آرٹیکل 24 بچوں کو فیکٹریوں وغیرہ میں ملازمت دینے سے منع کرتا ہے، تاکہ 14 سال سے کم عمر کے کسی بھی بچے کو کسی فیکٹری یا کان میں کام کرنے یا کسی اور خطرناک ملازمت میں مصروف نہ رکھا جائے۔ آرٹیکل 21 یہ حکم دیتا ہے کہ کسی بھی شخص کو اس کی زندگی یا شخصی آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا سوائے "قانون کے ذریعہ قائم کردہ طریقہ کار" کے جس کی اس عدالت نے "قانون کے مناسب عمل" کے طور پر تشریح کی ہے۔ غربت کا خاتمہ بچہ مزدوری کی جڑ ہے اور انہیں زندگی، تفریح، خوراک، پناہ گاہ، طبی امداد اور تعلیم کے با معنی حق سے محروم کیا جا رہا ہے۔ ہر بچے کو ذات پات، پیدائش، رنگ، جنس، زبان، مذہب، سماجی اصل، جائیداد یا صرف پیدائش کی بنیاد پر بغیر کسی امتیاز کے صحت، تندرستی، تعلیم اور سماجی تحفظ کا حق حاصل ہو گا۔ آرٹیکل 51A یہ حکم دیتا ہے کہ یہ ہر شہری کا فرض ہو گا کہ وہ سائنسی مزاج، انسانیت اور تحقیقات کے جذبے کو فروغ دے اور انفرادی اور اجتماعی سرگرمیوں کے تمام شعبوں میں بہترین کارکردگی کی طرف کوشش کرے تاکہ قوم مسلسل کوشش اور کامیابی کے اعلیٰ درجے تک پہنچ سکے۔ جب تک بچوں کو، خاص طور پر سماجی، اقتصادی، جسمانی یا ذہنی معذوریوں سے معذور بچوں کو سہولیات اور مواقع فراہم نہیں کیے جاتے، قوم انسانی وسائل اور اچھے شہریوں سے محروم ہو جائے گی۔ تعلیم ناخواندگی کو ختم کرتی ہے اور معاشی باختیار بنانے اور ثقافتی زندگی کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کا

آرٹیکل 26(1) اس بات کی یقین دہانی کراتا ہے کہ ہر ایک کو تعلیم کا حق حاصل ہے جو کم از کم ابتدائی اور بنیادی مراحل میں مفت ہوگی۔ ابتدائی تعلیم لازمی ہوگی۔ تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم دستیاب کرائی جائے گی اور اعلیٰ تعلیم قابلیت کی بنیاد پر سب کے لیے یکساں طور پر قابل رسائی ہوگی۔ تعلیم انسانی شخصیت کی ترقی کے قابل بناتی ہے اور انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام کو مضبوط کرتی ہے۔ یہ لوگوں میں افہام و تفہیم، رواداری اور دوستی کو فروغ دیتا ہے۔ اس لیے یہ ریاست کا فرض ہے کہ وہ بچہ مزدوری کا شکار ہونے والے بچوں کو سہولیات اور مواقع فراہم کرے تاکہ ذمہ دار شہریوں کی حیثیت سے ان کی شخصیت کو فروغ دیا جاسکے۔

غربت کی وجہ سے بچے اور نوجوان بہت سے ظاہری اور پوشیدہ مصائب اور معذوریوں کا شکار ہوتے ہیں، خاص طور پر صحت، دانشورانہ اور سماجی انحطاط اور محرومیاں۔ بچوں کے حقوق سے متعلق کنونشن جس کی حکومت بھارت نے 20 نومبر 1989 کو توثیق کی تھی، بچے کے اپنی شخصیت کی مکمل اور ہم آہنگ نشوونما کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔ بچے کو کنہی ماحول میں، خوشی، محبت اور افہام و تفہیم کے ماحول میں پروان چڑھنا چاہیے۔ بچے کو معاشرے میں انفرادی زندگی گزارنے کے لیے پوری طرح تیار ہونا چاہیے۔ آرٹیکل 3 میں کہا گیا ہے کہ بچوں سے متعلق تمام اقدامات، چاہے وہ سرکاری یا نجی سماجی بہبود کے اداروں، عدالتوں، انتظامی حکام یا قانون ساز اداروں کے ذریعے کیے جائیں، بچے کے بہترین مفادات پر اولین غور کیا جائے گا۔ آرٹیکل 27(1) میں کہا گیا ہے کہ ریاستی جماعتیں ہر بچے کے اس حق کو تسلیم کرتی ہیں کہ اس کا معیار زندگی بچے کی جسمانی، ذہنی، روحانی، اخلاقی اور سماجی ترقی کے لیے مناسب ہو۔ آرٹیکل 28 اس طرح فراہم کرتا ہے:

"1. ریاستی جماعتیں بچے کے تعلیم کے حق اور تعلیم کے نقطہ نظر کو تسلیم کرتی ہیں، اور اس حق کو بتدریج اور مساوی مواقع کی بنیاد پر حاصل کرنے کے لیے، وہ خاص طور پر:

(a) ابتدائی تعلیم کو لازمی اور سب کے لیے مفت فراہم کرنا:

(b) عام اور پیشہ ورانہ تعلیم سمیت ثانوی تعلیم کی مختلف شکلوں کی ترقی کی حوصلہ افزائی کرنا، انہیں ہر بچے کے لیے دستیاب اور قابل رسائی بنانا، اور مفت تعلیم کا تعارف اور ضرورت کی صورت میں مالی مدد فراہم کرنے جیسے مناسب اقدامات کرنا:

(c) اعلیٰ تعلیم کو ہر مناسب طریقے سے صلاحیت کی بنیاد پر سب کے لیے قابل رسائی بنانا:

(d) تعلیمی اور پیشہ ورانہ معلومات اور رہنمائی کو تمام بچوں کے لیے دستیاب اور قابل رسائی بنائیں:

(e) اسکولوں میں باقاعدہ حاضری کی حوصلہ افزائی اور اسکول چھوڑنے کی شرح کو کم کرنے کے لیے اقدامات کریں۔

2. ریاستی جماعتیں اس بات کو یقینی بنانے کے لیے تمام مناسب اقدامات کریں گی کہ اسکول کے نظم و ضبط کا انتظام بچے کے انسانی وقار کے مطابق اور موجودہ زمانے کے مطابق کیا جائے۔

3. ریاستی جماعتیں تعلیم سے متعلق معاملات میں بین الاقوامی تعاون کو فروغ دیں گی اور اس کی حوصلہ افزائی کریں گی، خاص طور پر دنیا بھر میں لاعلمی اور ناخواندگی کے خاتمے میں حصہ ڈالنے اور اس سلسلے میں سائنسی اور تکنیکی علم اور جدید تدریسی طریقوں تک رسائی کو آسان بنانے کے لیے۔ ترقی پذیر ممالک کی ضروریات کو خاص طور پر مد نظر رکھا جائے گا۔

آرٹیکل 31(1) بچے کے آرام اور تفریح کے حق کو تسلیم کرتا ہے، بچے کی عمر کے مطابق کھیل اور تفریحی سرگرمیوں میں مشغول ہونے اور ثقافتی زندگی اور فنون میں آزادانہ طور پر حصہ لینے کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔ آرٹیکل 32(1) جو اس مقدمے کے مقصد کے لیے مواد ہے ذیل میں پڑھتا ہے:

"1. ریاستی جماعتیں بچے کے معاشی استحصال سے تحفظ کے حق کو تسلیم کرتی ہیں اور کسی بھی ایسے کام کو انجام دینے سے جو ممکنہ طور پر خطرناک ہو یا بچے کی تعلیم میں مداخلت کرے، یا بچے کی صحت یا جسمانی، ذہنی، روحانی، اخلاقی یا سماجی ترقی کے لیے نقصان دہ ہو۔

2. ریاستی جماعتیں موجودہ آرٹیکل کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے قانون سازی، انتظامی، سماجی اور تعلیمی اقدامات کریں گی۔ اس مقصد کے لیے، اور دیگر بین الاقوامی آلات کی متعلقہ توضیحات کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ ریاستی جماعتیں خاص طور پر

(a) ملازمت میں داخلے کے لیے کم از کم عمر یا کم از کم عمر فراہم کریں:

(b) ملازمت کے اوقات اور شرائط کے مناسب ضابطہ بندی فراہم کریں:

(c) موجودہ آرٹیکل کے موثر نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے مناسب جرمانے یا دیگر پابندیاں عائد کریں۔

آرٹیکل 36 میں کہا گیا ہے کہ ریاستی جماعتیں بچے کی فلاح و بہبود کے کسی بھی پہلو کے لیے نقصان دہ استحصال کی دیگر تمام شکلوں سے بچے کی حفاظت کریں گی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حکومت نے حکمرانی کے ترقی پسندانہ نفاذ کے تحفظ کے ساتھ کنونشن کی توثیق کرتے ہوئے خود کو اس کے تحت کی گئی ذمہ داریوں کی یاد دلائی، لیکن وہ ریاست کو اس کی بنیادی حکمرانی میں آئین کے رہنما اصولوں کے تقاضوں سے آزاد نہیں کرتی ہیں، خاص طور پر، آرٹیکل 39، 45 (e) اور (f)، 46 جسے تمہید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، آئین کا آرٹیکل 21، 23 اور 24 بچے کو سماجی و اقتصادی انصاف فراہم کرتا ہے اور انہیں باختیار بناتا ہے، سماجی، تعلیمی اور ثقافتی طور پر ان کی شخصیت کی مکمل نشوونما کرتا ہے۔ تفریح کے حق کے ساتھ اور اصلاح، تفتیش کے جذبے کی ترقی کے مواقع کے ساتھ۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر عمدگی کو بہتر بنانے کے لیے انسانیت اور سائنسی مزاج۔

مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر ایجوکیشن بنام کے ایس گاندھی، [1991] 2 ایس سی سی 716 میں، ثانوی مرحلے میں تعلیم کے حق کو بنیادی حق قرار دیا گیا تھا۔ جے پی انی کرشنن بنام ریاست آندھرا پردیش، [1993] 1 ایس سی سی 642 میں، ایک آئینی بیج نے 14 سال کی عمر تک کی تعلیم کو بنیادی حق قرار دیا تھا؛ صحت کے حق کو بنیادی حق قرار دیا گیا ہے؛ پینے کے پانی کے حق کو بنیادی حق قرار دیا گیا ہے۔ بچہ ان تمام بنیادی حقوق کا یکساں طور پر حقدار ہے۔ اس لیے ریاست پر یہ لازمی ہو گا کہ وہ آئین کے آرٹیکل 39 (e) اور (f) کے تحت دی گئی سہولیات اور مواقع فراہم کرے اور غربت اور بدکاری کی وجہ سے ان کے بچپن کے استحصال کو روکے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، ان کا روزگار۔ چاہے جبری ہو یا رضا کارانہ۔ معاشی ضرورت کی وجہ سے ہوتا ہے؛ غربت کی وجہ سے ان کے بچپن کا استحصال، خاص طور پر معاشرے کے غریب اور محروم دفعات جمہوریت اور سماجی استحکام، اتحاد اور قوم کی سالمیت کے لیے نقصان دہ ہے۔

پارلیمنٹ اور مناسب ریاستی قانون سازوں کی طرف سے بنائے گئے مختلف فلاحی قوانین صرف وہموں کو چھیڑتے ہیں اور غیر حقیقت کا وعدہ کرتے ہیں جب تک کہ ان پر مؤثر طریقے سے عمل درآمد نہ کیا جائے اور مزدوری کرنے والے بچے کو زندگی کے حق کو حقیقت، بامعنی اور خوشگوار نہ بنایا جائے۔ آئین کا آرٹیکل 14 24 سال سے کم عمر کے بچے کو کسی بھی فیکٹری یا کان میں یا کسی اور خطرناک ملازمت میں ملازمت دینے سے منع کرتا ہے، لیکن یہ ایک مشکل حقیقت ہے کہ غربت کی وجہ سے بچہ فیکٹری، کان یا خطرناک ملازمت میں ملازمت کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ غریب، کمزور دفعات، دلت اور قبائل اور اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے بچے کو بچپن سے لطف اندوز کرنے اور اپنی مکمل طور پر پھلتی پھولتی شخصیت کو تعلیمی، فکری اور ثقافتی طور پر استوار کرنے کے قابل بنانے کے

لیے عملی، حقیقت پسندانہ اور تعمیری اقدامات اور اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے بچہ مزدوری کا خاتمہ منصوبہ بند، غربت پر مرکوز، ترقی اور تجارت کے نفاذ، بچوں کے روزگار میں اقدامات وغیرہ کے بذریعے کیا جانا چاہیے۔ ملازمت کی مکمل جلاوطنی بچوں کو بے سہارا اور دیگر شرارتی ماحول میں دھکیل سکتی ہے، جس سے وہ آوارہ، سخت مجرم اور سماجی خطرات وغیرہ بن سکتے ہیں۔ لہذا، جب کہ بچے کے استحصال پر بندرتج پابندی لگائی جانی چاہیے، ساتھ ہی ساتھ بچے کے دوسرے متبادل تیار کیے جانے چاہئیں۔ بشمول خود اعتمادی اور شخص کے وقار کے ساتھ تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، غذائی خوراک، پناہ گاہ اور روزی روٹی کے دیگر ذرائع فراہم کرنا۔ بچہ مزدوری پر فوری پابندی غیر حقیقی اور نتیجہ خیز دونوں ہوگی۔ بچوں کے روزگار پر پابندی کا آغاز سب سے زیادہ خطرناک اور ناقابل برداشت سرگرمیوں جیسے غلامی، جبری مشقت، اسمگلنگ، جسم فروشی، فحاشی اور خطرناک قسم کی مشقت وغیرہ سے ہونا چاہیے۔

قانون کی حکمرانی سے چلنے والی جمہوریت میں ناخواندگی کے بہت سے منفی اثرات ہوتے ہیں۔ ایک آزاد فاضل شہری بامعنی طور پر اپنے سیاسی حق کا استعمال کر سکتا ہے، سماجی ذمہ داریوں کو تسلی بخش طریقے سے نبھا سکتا ہے اور رواداری اور اصلاح کا جذبہ پیدا کر سکتا ہے۔ اس لیے تعلیم لازمی ہے۔ خاص طور پر غریب، کمزور دفعات، دلتوں اور قبائل اور اقلیتوں کے بچوں کے لیے ابتدائی تعلیم لازمی ہے۔ بنیادی تعلیم اور روزگار پر مبنی پیشہ ورانہ تعلیم دی جانی چاہیے تاکہ معاشرے کے ان طبقات کے بچوں کو غربت سے نکالنے کے لیے بااختیار بنایا جاسکے اور اس طرح بامعنی زندگی گزارنے کے لیے بنیادی صلاحیتوں، مہارتوں اور صلاحیتوں کو فروغ دیا جاسکے۔ اس لیے ان بچوں کے لیے لازمی تعلیم جمہوریت کے استحکام، سماجی یکجہتی اور سماجی تناؤ کے خاتمے کے لیے ریاست کے بنیادی ذرائع اور بنیادی فرض میں سے ایک ہے۔

ایم سی مہتا بنام ریاست تامل ناڈو و دیگران، [1996] 6 ایس سی سی 756 میں، اس عدالت نے بدنام زمانہ شیوکاسی میچ انڈسٹریز میں بچہ مزدوری اور 14 سال سے کم عمر کے بچوں کے خاتمے کے آئینی نقطہ نظر پر غور کیا ہے۔ اس نے فیصلے کے پیرا 121 میں ملک میں متعلقہ صنعتوں میں ملازمت کرنے والے کل کارکنوں اور بچہ مزدوروں کی تعداد کا ذکر کیا ہے۔ اس نے مختلف قوانین کا سروے کیا ہے جو بچے کی ملازمت پر پابندی لگاتے ہیں؛ اس کی تفصیلات کو دہرانا ضروری نہیں ہے۔ پیرا گراف 27 میں، اس نے آئینی مینڈیٹ کو نافذ کرنے میں ناکامی کی وجوہات کو نوٹ کیا ہے اور اس سلسلے میں مختلف ہدایات دی ہیں۔ اس لیے ہم اس میں دی گئی ہدایات کو قابل عمل اور ناگزیر

قرار دیتے ہیں۔ ہم احترام کے ساتھ ان سے اتفاق کرتے ہیں اور ان پر تیزی سے عمل درآمد کی ضرورت کا اعادہ کرتے ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ ایک ہدایت دینے کی ضرورت ہے کہ حکومت بھارت کو متعلقہ ریاستی حکومتوں کے متعلقہ وزراء اور متعلقہ محکموں پر فائز ان کے پرنسپل سکریٹریوں کی ایک اجلاس بلانی چاہیے، تاکہ 14 سال سے کم عمر کے بچوں کے روزگار کے ترقی پسند خاتمے کے لیے پالیسیوں کے اصول تیار کیے جاسکیں۔ مہتا کا معاملہ؛ ایم سی میں طے شدہ اسکیم کے مطابق اس طرح کے اقدامات تیار کرنا۔ مہتا کا معاملہ، (1) تمام بچوں کو یا تو خود صنعتوں کے ذریعے یا ریاستی حکومت کے ذریعے اس کے ساتھ مل کر کارخانوں، کانوں یا کسی دوسری صنعت میں کام کرنے والے بچوں، منظم یا غیر منظم مزدوروں کو ایسے اوقات کے ساتھ لازمی تعلیم فراہم کرنا جو لازمی تعلیم، ثانوی، پیشہ ورانہ پیشے اور اعلیٰ تعلیم کے لیے سہولیات فراہم کرنے کے لیے آسان ہو؛ (2) تعلیم، وقتاً فوقتاً صحت کی جانچ کے علاوہ؛ (3) غذائی خوراک وغیرہ۔ (4) اصولوں کے نفاذ کی ذمہ داریاں سونپیں۔ اس سلسلے میں ہونے والی پیش رفت کی وقتاً فوقتاً رپورٹیں اس عدالت کی رجسٹری میں پیش کی جائیں۔ مرکزی حکومت کو حکم موصول ہونے کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر اجلاس بلانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اصولوں کو تیار کرنے کے بعد، اس کی ایک نقل اس عدالت کی رجسٹری کو بھیجنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

یوپی کے فاضل ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل جناب راکیش دویدی اور ریاست بہار کے فاضل وکیل جناب بی بی سنگھ نے بالترتیب اتر پردیش اور بہار کی طرف سے نوٹس لیا ہے۔ انہیں ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ فیصلے کی نقل حاصل کریں اور اسے متعلقہ ریاستوں کو بھیجیں اور اس عدالت کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری کردہ ہدایات پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں تاکہ مذکورہ بالا احکامات میں تصور کردہ فلاحی اقدامات کو نافذ کیا جاسکے جب تک کہ اصول اور پالیسیاں تیار نہ ہو جائیں۔

اس معاملے کو تین ماہ بعد تشہیر کریں۔

اس کے مطابق رٹ درخواستوں کو مذکورہ بالا ہدایات کے تابع نمٹا دیا جاتا ہے۔

درخواستیں نمٹا دی گئیں۔